کی ہوا نکل چکی؟ سالہا سال کے خونیں حوادث کو چھوڑ دو۔ ابھی ابھی کراچی اور لاہور کے تازہ واقعات کیا کچھ کم عبرت انگیز ہیں؟۔ کیا یہ مسلمانوں کی ہوا بندی کی دلیل ہے کہ مالیر کوٹلہ اسلامی ریاست ہے لیکن سنا جاتا ہے کہ ہندوؤں کی چیرہ دستیوں سے مسلمان رعایا اپنی نماز بھی چین وسکون کے ساتھ نہیں ادا کر سکتی؟ کیا مسلمانوں کے لئے اس سے بھی زیادہ دردناک مصیبت کوئی اور ہو سکتی ہے کہ آج ان کے اختلافات وتنازعات کی خلیج اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ وہ کسی بڑی سے بڑی متفقہ قومی اور مذہبی آزمائش میں بھی ہم آہنگ وہم خیال نہیں ہو سکتے مذہبی فرقہ بندیوں کا الزام تو علماء کے سر تھا ہی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ملکی اور سیاسی معاملات میں رہنمائی کرنے والے "لیڈروں" کے مناقشات نے اور بھی زیادہ فضا کو مکدر کر رکھا ہے۔ ادھر ہماری ہمسایہ قوموں کا یہ حال ہے کہ گو ان میں صدہا جھگڑے ہوں آپس میں بیسیوں اختلافات ہوں۔ سینکڑوں قصے ہوں مگر مسلمانوں کے مقابلے پر سب ایک ہیں؟ ہمنے بارہا دیکھا ہے کہ اگر کسی سکھ نے کسی مسلم پر ظلم وتعدی کا ہاتھ بڑھایا ہے تو ہندو قوم اسکو نظر استحسان دیکھتی ہے بلکہ ہمت افزائی کرتی ہے اور اگر بدقسمتی سے کہیں ہندو مسلم فساد کا خطرہ نظر آیا تو ہندوؤں کی حمایت میں سکھ بھی اپنی کرپانیں سنبھالے ہوئے ان کے ساتھ ہوتے ہیں کیا یہ مسلمانوں کی کمزوری کی دلیل نہیں؟ مسلمانو! خدارا آنکھیں کھولو۔ ہوش میں آؤ۔ اور ذرا خودداری۔ غیرتمندی۔ اور احساس پیدا کرو کہ تم کتنی بلندی پر تھے اور اب کس پستی میں ہو؟

آج حضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے حجاز میں اپنے حسن انتظام کی جو نظیر پیش کی ہے۔ اور اس کی دن بدن ترقی وعروج فلاح وبہبود کے اسباب پر غور وپرداخت کی جو جو صورتیں سامنے آ رہی ہیں ان کو دیکھکر سلطان کی ذات کے ساتھ حجاز کی اصلاح وتعمیر کے متعلق بہت کچھ امیدیں وابستہ کی جا رہی ہیں چنانچہ پچھلے دنوں یہ خبر آئی تھی کہ حکومت سعودیہ نے جنگی تعلیمات کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ اور تمام مملکت حجاز میں اعلان کر دیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر جوان کیلئے فوجی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہوگی۔ اور اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے۔ اور اب یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سلطان کے ولیعہد امیر سعود نے انگلستان کی سیاحت کے دوران میں ایک موقع پر یہ بھی اعلان کیا ہے کہ مکہ معظمہ میں جہاں ابتک صرف مذہبی مدارس تھے۔ اب ایک جدید اسکول بھی قائم کیا جائے گا۔ اس میں مختلف زبانوں کی تعلیم کے علاوہ ریاضی۔ الجبرا۔ جغرافیہ۔ تاریخ وغیرہ بھی پڑھائے جائیں گے۔ اسی طرح اہل حجاز کی مالی واقتصادی حالات درست کرنے کیلئے سلطان نے پہاڑیوں میں مختلف قسم کی قیمتی کانیں دریافت کرنے کیلئے ایک ..... کمپنی کو ٹھیکہ بھی دیدیا ہے جو انشاء اللہ حجاز کیلئے بہت مفید اور منافع بخش ثابت ہوگا۔

سالانہ تفریح

دار الحدیث رحمانیہ (دہلی) میں جہاں طلبہ کیلئے دماغی نشوونما کے بہترین اسباب مہیا ہیں۔ وہاں بحمد اللہ جناب ناظم صاحب مدظلہ العالی کی دوراندیشی۔ فیاضی اور دریادلی سے ان کی جسمانی صحت کے سامان بھی باحسن وجوہ موجود ہیں چنانچہ ایک ماہر فن۔ کہنہ مشق۔ اور لائق استاد کو اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ روزانہ عصر کے بعد لڑکوں کو گتکا پھیری۔ بنوٹ۔ وغیرہ کے ہاتھ سکھائیں۔ ناظم صاحب کو اس سے بھی خاص دلچسپی ہے چنانچہ انھوں نے اعلان کر دیا ہے

کہ سالانہ جلسے کے موقع پر میں اس کا بھی معائنہ کرونگا جو طالب علم اس میں مشاقی پیدا کرکے اسوقت اپنے ہاتھ کی صفائی دکھلائیگا میں اس کو انشاء اللہ اچھے انعامات دونگا۔

اسی طرح روزانہ عام تفریحات کے علاوہ جب موسم برسات کی بہاریں اپنی دل آویز مسرتوں اور امنگوں کے ساتھ آتی ہیں تو ان کو بھی ایک روز خاص طور پر دہلی کی مشہور سیر گاہ "قطب لاٹ" کی سیر کا موقع دیا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی دو روز پیشتر ہی سے لڑکوں کو اس سالانہ تفریح کی خوشخبری سنادی گئی کہ ۲۴ جولائی کو چلنا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جہاں دیکھو یہی چرچا ہے۔ نئے لڑکے پرانے واقفکار لڑکوں سے اس کی حقیقت دریافت کرتے ہیں اور پرانے مزے لےلیکر وہاں کی دلچسپیوں کا ذکر سناتے ہیں دونوں الگ الگ کیف اندوزیوں کے ساتھ انتظار بنے بیٹھے ہیں۔ ۲۴ جولائی گیا آئی ان غریب بے وطن مسکینوں کے لئے عید آئی۔ شام کو ۶ بجے چار لاریاں آئیں اور سب اکٹھا سوار ہوکر برسات کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں کھاتے اور سبزہ زاروں کے خوش کن مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تقریباً ۷ بجے "قطب صاحب" پہنچ گئے۔

رات نہایت پر لطف۔ فرحت بخش۔ روح پرور فضا میں گذری۔ صبح کی نماز کے بعد چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر سر سبز و شاداب پودے مختلف قسم کے درخت۔ ہلکی ہلکی سی خنکی۔ اور پھر ساتھ ہی غیر آباد کھنڈرات۔ ویران مکانات۔ گری ہوئی مسجدیں۔ دیکھ دیکھکر کچھ عجیب متضاد کیفیتیں دل میں پیدا ہورہی تھیں۔ انھیں دلچسپیوں میں مشغول تھے کہ ۱۰ بجے ناظم صاحب اپنے ساتھ مچھلی کا قورمالیکر پہنچے۔ بہترین پر لطف پہلے سے تیار تھے۔ فوراً دسترخوان بچھایا گیا اور سب نے خوب سیر ہوکر کھایا اس کے بعد آموں کی باری آئی۔ فلمی اور بجو دونوں قسم کے آم تھے۔ جو نہایت لذیذ۔ شیریں اور خوش ذائقہ تھے۔ کھانے پینے سے فارغ ہوکر مختلف قسم کی تفریحات اور کھیل کود میں لڑکے مصروف رہے یہانتک کہ پھر ۲۵ جولائی کی شام کو لاریوں میں بیٹھکر نہایت خوش و خرم فرحت و انبساط کے ساتھ مدرسہ میں پہنچ گئے۔

۸ اگست کو پھر مدرسہ میں تعطیل رہی اور ایک جماعت طلبہ کی دہلی کی دوسری سیر گاہ "اوکھلہ" تفریح کیلئے گئی تھی وہاں بھی ان کی ضیافت ناظم صاحب کی طرف سے مچھلی کے کباب۔ پھلکیوں وغیرہ سے کیگئی۔

اس زمانے میں جبکہ عموماً دولت و ثروت کا نشہ لوگوں کے دماغوں کو مختل کردیتا ہے۔ اور وہ اپنی رسمی شرافت و بڑائی کے غرور میں طالب علموں پر نہایت حقارت آمیز نگاہیں ڈالتے ہیں۔ مدرسہ رحمانیہ کے ناظم کی غریب الوطن طالب علموں کے ساتھ یہ ہمدردی و شفقت کہ معمولی تفریحات میں بھی پچاسوں روپے خرچ کردیتے ہیں یقیناً بے نظیر فیاضی اور بے مثال سخاوت ہے ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں بھی ہمیشہ بیش از بیش انعامات و اکرامات سے نوازتا رہے۔

آمین ثم آمین

دعاء صحت

ناظرین محدث کو غالباً تعجب ہوگا کہ دو تین پرچوں سے ایڈیٹر صاحب کا کوئی مضمون کیوں نہیں ہوتا۔ تو اصل حقیقت یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب سخت بیمار ہوکر مکان چلے گئے ہیں اور ابتک انکی علالت کا سلسلہ جاری ہے خلوص قلب کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرماکر آپ کی خدمات کے لائق کردے۔ آمین ثم آمین